انکارِ حدیث کے نتائج

مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ



سلسلہ مطبوعات - ۲۵۷

انکارِ حدیث کے نتائج

مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ علیہ

المیزان ناشران و تاجران کتب

الکریم مارکیٹ اُردو بازار، لاہور پاکستان فون: ۷۲۱۲۷۶۲، ۷۱۲۲۹۸۱-۰۴۲

کے ساتھ تمسخر کرنے والوں کے متعلق اعلان کیا گیا کہ ان کے قلوب پر خدائی مہر لگ چکی ہے، جس کی وجہ سے وہ ایمان ویقین اور رشد وہدایات کی استعداد گم کر چکے ہیں اور ان لوگوں کی ساری تگ ودو خواہش نفس کی پیروی تک محدود ہے۔

وَمِنۡهُمۡ مَنۡ یَسۡتَمِعُ اِلَیۡكَ حَتّٰۤی اِذَا خَرَجُوۡا مِنۡ عِنۡدِكَ قَالُوۡا لِلَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ وَاتَّبَعُوۡۤا اَهۡوَآءَهُمۡ ۔ (محمد:۱۶)

(ترجمہ) اور بعض آدمی ایسے ہیں کہ وہ آپ ﷺ کی طرف کان لگاتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس سے اٹھ کر باہر جاتے ہیں تو دوسرے اہل علم سے (آپ ﷺ کے ارشادات کی تحقیر کے طور پر، کہتے ہیں کہ حضرت نے ابھی کیا بات فرمائی تھی؟ یہ وہ لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی، اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ بتصرف یسیر)

۱۸۔ اسلامی دستور کا دوسرا ماخذ احادیث نبوی ہیں

قرآن کریم نے صاف صاف یہ اعلان بھی کر دیا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو صرف اسی مقصد کے لئے بھیجا جاتا ہے کہ ان کی اطاعت کی جائے۔ پس آنحضرت ﷺ کی اطاعت سے انکار اور آپ کے ارشادات سے سرتابی کرنا گویا انکار رسالت کے ہم معنی ہے۔ اس طرح آپ کی اطاعت کے منکرین انکار رسالت کے مرتکب ہیں۔

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۔ (النساء:۶۴)

(ترجمہ) اور ہم نے تمام پیغمبروں کو خاص اسی واسطے مبعوث فرمایا ہے کہ بحکم خداوندی ان کی اطاعت کی جائے۔

قرآن کریم کی وہ آیات جن میں آنحضرت ﷺ کی اطاعت کو اہل ایمان کے لئے لازم قرار دیا گیا ہے، بے شمار ہیں۔ ان میں سے یہ چند آیات آپ کے سامنے ہیں۔ کتاب اللہ کے ان واضح اعلانات کی روشنی میں یہ فیصلہ بالکل آسان ہے، کہ اسلام میں ذات اقدس رسالت مآب ﷺ کے ارشادات کا مرتبہ کیا ہے؟ جب نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال کی اطاعت اور پیروی کا حکم خود قرآن ہی میں موجود ہے اور جب قرآن کریم ہی آپ ﷺ کی اطاعت کو عین اطاعت خداوندی قرار دیتا ہے، اور آپ ﷺ کے اقوال کو جب قرآن ہی وحی خداوندی بتلاتا ہے (وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی، اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی) اور آپ ﷺ کے کلمات طیبات کو جب قرآن ہی "گفتۂ او

گفتہ اللہ بود" کا مرتبہ دیتا ہے تو بتلایا جائے کہ حدیث نبوی کے حجت دینیہ ہونے میں کیا کسی شک وشبہ کی گنجائش رہ جاتی ہے؟ اور کیا حدیث نبوی کا انکار کرنے سے کیا خود قرآن کو بدل ڈالنا نہیں ہوں گے۔ اور اس پر بھی غور کرنا چاہئے کہ قرآن کریم بھی تو امت نے آنحضرت ﷺ ہی کی زبان مبارک سے سنا، اور سن کر اس پر ایمان لائے۔ آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ "یہ قرآن ہے" یہ ارشاد بھی تو حدیث نبوی ہے۔ اگر حدیث نبوی حجت نہیں تو قرآن کریم کا قرآن ہونا کس طرح ثابت ہوگا۔ آخر یہ کونسی عقل ودانش کی بات ہے کہ اس مقدس ومعصوم زبان سے صادر ہونے والی ایک بات تو واجب التسلیم ہو اور دوسری نہ ہو؟

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ایک موقع پر فرمایا تھا۔

"یہ تو میرے میاں (ﷺ) کا کمال تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور یہ میرا کلام ہے، ورنہ ہم نے تو دونوں کو ایک ہی زبان سے صادر ہوتے ہوئے سنا تھا۔"

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ قرآن تو حجت ہے مگر حدیث حجت نہیں ہے ان ظالموں کو کون بتلائے کہ جس طرح ایمان کے معاملہ میں خدا اور رسول کے درمیان تفریق نہیں ہوسکتی کہ ایک کو مانا جائے اور دوسرے کو نہ مانا جائے۔ ٹھیک اسی طرح کلام اللہ اور کلام رسول کے درمیان بھی اس تفریق کی گنجائش نہیں۔ کہ ایک کو واجب الاطاعت مانا جائے اور دوسرے کو نہ مانا جائے۔ ایک کو تسلیم کرلیجئے تو دوسرے کو بہر صورت تسلیم کرنا ہوگا اور ان میں سے ایک کا انکار کردینے سے دوسرے کا انکار آپ سے آپ ہوجائے گا۔ خدائی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ اس کے کلام کو تسلیم کرنے کا دعویٰ کیا جائے، اور اس کے نبی ﷺ کے کلام کو ٹھکرایا جائے۔ وہ ایسے ظالموں کے خلاف صاف اعلان کرتا ہے۔

فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ.

ترجمہ: "پس اے نبیؐ! یہ لوگ آپ کے کلام کو نہیں ٹھکراتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیتوں کے منکر ہیں۔"

لہٰذا جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے اور کلام اللہ کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں انہیں لامحالہ رسول اور کلام رسول ﷺ پر بھی ایمان لانا ہوگا۔ ورنہ ان کا دعویٰ ایمان حرف باطل ہے۔

۲۔ مرتبہ حدیث خود صاحب حدیث کی نظر میں

"حدیث نبوی... حجت ہے یا نہیں؟" اس نزاع کا جو فیصلہ قرآن کریم نے فرمایا ہے وہ